سلطنت عثمانیہ کے بعد عالم عربی میں قانونی اصطلاحات کی رفتار کا جائزہ

علامہ طارق مجاہد جہلمی، بریڈفورڈ (برطانیہ)

علمی وتحقیقی مجلّہ ''فقہ اسلامی'' کراچی کے شمارہ اگست 2005ء بمطابق رجب 1426ھ میں علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ کا تحقیقی مقالہ ''فتاوی عالمگیری اور مجلۃ الاحکام العدلیہ'' کا مطالعہ کا موقع ملا۔ بلاشبہ علامہ شرف قادری مدظلہ علمی وتحقیقی حلقہ کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ موصوف اپنے تحقیقی مقالہ کے آخر میں ''مجلۃ الاحکام العدلیہ'' کے حوالے سے اس طرح رقمطرازی فرماتے ہیں

''ضرورت اس امر کی ہے کہ مجلّہ اور اس کی کسی اہم شارح کا اردو ترجمہ پاکستان میں شائع کیا جائے نیز اس کتاب کو دینی مدارس اور یونیورسٹیوں میں زیادہ سے زیادہ متعارف کرایا جائے اور اللہ تعالی توفیق دے تو علماء کا ایک بورڈ اس کام کو آگے بڑھائے'' (فقہ اسلامی ص 78 - اگست 2005)ء میں انتہائی ادب واحترام اور علامہ موصوف کے علمی مقام کو ملحوظ خاطر رکھ کر راقم السطور اس سلسلے میں عرض گزار ہے۔ کہ مجلۃ الاحکام العدلیہ کے دو اردو تراجم راقم السطور کی نظر سے گزرے ہیں جس کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مجلۃ الأحکام العدلیہ، مترجم، عبدالقدوس ہاشمی، مطبوعہ، علماء اکیڈیمی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف پنجاب، لاہور، 1401ھ/ 1981ء۔

۲۔ مجلّہ الاحکام العدلیہ، مترجم مفتی امجد العلی مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد 1986ء۔

۳۔ شریعت محبوبیہ، ترجمہ بطور تلخیص، مترجم مولوی محمد سلیم دہلوی: مطبوعہ مقفن دکن پریس حیدر آباد دکن، 1301ھ

انگریزی تراجم:۔

مجلۃ الاحکام العدلیہ کے تین انگریزی تراجم بھی چھپ کر شائع ہوئے ہیں۔

۱۔ مجلّہ ٹرانسلیٹڈ ان ٹو انگلیش، مترجم ڈبلیو، ای گریکس بی مطبوعہ لندن 1985ء

۲۔ مجلّہ ٹرانسلیٹڈ مترجم، سرچارلس ٹانسر، مطبوعہ نکوشیا، 1981ء۔

۳۔ سوال لا آف فلسطین اینڈ ٹرانس جارڈن مترجم سی اے ہوپر جلد اول طبع لندن، 1934ء جلد دوم طبع یروشلم 1936ء

علامہ شرف قادری مدظلہ اپنے تحقیقی مقالہ میں مجلّہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

''مجلّہ الاحکام العدلیہ'' 1881ء دفعات پر مشتمل ہے اس میں ایک مقدمہ اور 16 ابواب ہیں۔ مقدمہ میں 100 دفعات ہیں اور یہ 75 صفحات پر مشتمل ہے۔

اس سلسلے میں راقم السطور کی تحقیق یہ ہے کہ مجلّہ کی دفعات 1881 نہیں بلکہ 1851 ہیں۔

علامہ موصوف کے مقالہ کے مطالعہ کے بعد راقم السطور نے خیال کیا کہ جب سلطنت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا۔ تو اس کے بعد اسلامی ممالک بالخصوص عرب دنیا نے جن نئے قوانین سے اپنے اپنے ممالک کو متعارف کرایا اس کو بھی احاطہ تحریر میں لایا جائے۔ جس کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

جدید عرب قوانین:۔

ترکی سے الگ ہونے والے عرب ممالک نے ایک عرصے تک سلطنت عثمانیہ سے پائے ہوئے مدونہ قوانین کے ورثے کو قائم رکھا لیکن آہستہ آہستہ ان ملکوں میں عرب نیشنلزم کا عروج ہوا اور مقامی حالات وضروریات کو خاطر خواہ اہمیت حاصل ہوئی چنانچہ مختلف ملکوں میں یکے بعد دیگرے عثمانی قوانین نافذ کیے گئے۔ آزاد عرب دنیا میں نافذ ان قوانین کو ہم تین قسموں میں بانٹ سکتے ہیں۔

۱۔ مدنی وتجارتی قوانین۔

۲۔ قوانین وعقوبات وجرائم۔

۳۔ قوانین احوال شخصیہ۔

مدنی وتجارتی قوانین۔

1876ء کے عثمانی سول کوڈ Civil Code کو منسوخ کرنے والے عرب ملکوں میں لبنان کو اولیت حاصل ہے۔ عرب 1932ء میں مذکورہ کوڈ کی جگہ اس ملک میں ''قانون موجبات عقود''

کے نام سے ایک نیا قانون جاری کیا جس کا نفاذ 11 اکتوبر 1934ء کو سارے لبنان میں ہوا۔

1943ء میں نیا لبنانی قانون تجارت تیار ہوا۔ مصر انیسویں صدی کے اواخر سے ہی قانونی و عدالتی معاملات میں سلطنت عثمانیہ سے خود مختاری حاصل کر چکا تھا اور اس لیے وہاں 1876ء کا مجلّہ عمل میں نہیں لایا گیا تھا۔ 1948ء میں وہاں جدید مصری سول کوڈ نافذ ہوا جسے عبدالرزاق سنہوری نے تیار کیا تھا۔ اس قانون سے پہلے بھی مصر میں کئی مدنی قوانین بنے تھے جب یہ نیا کوڈ نافذ ہوا تو سابق بھی مدنی قوانین مسترد قرار پائے۔

1951ء میں عراق میں نافذ ہونے والا نیا سول کوڈ (القانون المدنی والعراقی) بھی سنہوری کے قانونی تدبر کا مرہون منت تھا۔ بعد میں حکومت کویت کی ایماء پر سنہوری نے کویتی قانون کا مسودہ بھی تیار کیا۔ شامی سول کوڈ بھی سنہوری کے مصری قانون مدنی سے کچھ مختلف نہیں تھا۔ شمالی افریقہ کے جو عرب ممالک عالمی جنگ کے بعد فرانس یا اٹلی کے زیر اقتدار آ گئے تھے وہ بھی مدنی و تجارتی قانون کی اصلاحات میں پیچھے نہ رہے۔ الجزائر، تیونس اور مراکش میں اسلامی اور فرانسیسی قوانین کے ماہرین کے اشتراک و تعاون سے جدید سول اور کمرشل کوڈ بتدریج نافذ ہو گئے۔ لبیا Libya نے 1949ء میں ایک نئے ملکی مدنی قانون (القانون المدنی اللیبی) کو رائج کیا جو کہ بہت کچھ شامی سول کوڈ سے مشابہ تھا۔

1960ء میں تیونس میں ''مجلّہ قوانین تجارت'' اور ''مجلّہ بحری'' کے نام سے دو نئے تجارتی قوانین مدون کیئے گئے تھے مختلف عرب ممالک میں نافذ ہونے والے یہ سب مدنی و تجارتی قوانین فقہ اسلامی، مصری عدالتی نظائر اور فرانسیسی و اطالوی قانونی افکار سے متاثر تھے

۲۔ قوانین عقوبات و جرائم۔

سوڈان میں 1899ء میں ''تعزیرات سوڈانی'' کے عنوان سے ایک نیا قانون ''عقوبات'' (سوڈانیز پینل کوڈ 1899ء) نافذ ہوا جو کہ اپنے نکات و مسائل میں بہت کچھ ''تعزیرات ہند'' سے مشابہ ہے کیونکہ دونوں کی تیاری میں برطانوی ماہرین کا ہاتھ تھا۔ البتہ ''تعزیرات سوڈانی'' کی کچھ تجاویز ہندستانی قانون کی بہ نسبت اسلامی فقہ کے زیادہ قریب ہے۔

1918ء میں عراق میں 1937ء میں مصر میں نئے جامع ''قوانین عقوبات و جرائم''

(قانون العقوبات بغدادی 1918ء اور قانون العقوبات مصری 1937ء) وجود میں آئے۔ لبنان کی حکومت نے 1939ء میں فواد عمون اور دقیف القصار پر مشتمل ایک کمیشن کے سپرد یہ کام کیا کہ وہ قدیم عثمانی عقوبات کی جگہ ایک نیا پینل کوڈ تیار کرے۔ اس کمیشن کا تیار کیا ہوا مسودہ اکتوبر 1944ء میں قانون بن گیا۔ بعد میں اردن اور شام میں جو نئے عقوباتی قوانین (قانون العقوبات السوری 1949ء اور قانون العقوبات اردنی 1951ء) نافذ ہوئے وہ بڑی حد تک اسی لبنانی قانون سے ماخوذ تھے۔ تیوناس، مراکش اور الجزائر میں بھی 1950ء اور 1960ء کے درمیان نئے قوانین جرائم (مدونۃ العقوبات، مراکش 1951ء اور مجلہ العقوبات تیونس 1960ء) وجود میں آئے۔ لیبیا میں مصر و شام کے قوانین سے ماخوذ ایک قانون عقوبات نافذ تھا۔ لیکن ابھی چند سال پہلے قذافی کے دور حکومت میں نئی اصلاحات کے ذریعے جرائم سے متعلق قوانین کو کتاب وسنت کی قدیمہ تشریحات سے از سر نو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

قوانین احوال الشخصیہ:۔

ترکی میں عمومی سول کوڈ سے ''پرسنل لاء'' کی علیحدگی کے جس اصول کی بنیاد 1876ء میں پڑی تھی وہ عثمانی سلطنت کے زوال کے بعد عالم عربی مین اور مستحکم ہوگیا۔ چنانچہ آج تک کسی عرب ملک میں احوال شخصیہ اور وراثت وغیرہ کے مسائل کو ملکی سول کوڈ کے تحت نہیں لایا گیا۔ اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ مذکورہ مسائل کو اصلاح وتدوین کے دائرے سے خارج رکھا گیا ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان مسائل کی اصلاح وتدوین ملکی و مدنی قوانین سے الگ، علیحدہ طور پر ہوئی۔

مصر میں عائلی مسائل کی اصلاح کا کام 1920ء سے ہی شروع ہوگیا تھا۔ اس کے پس منظر میں ''سلفیہ'' تحریک کے اثرات کام کر رہے تھے۔ مفتی محمد عبدہ رشید رضا اور شیخ المراغی کی تحریروں نے مصریوں کا انداز فکر بدل ڈالا تھا۔ طلاق اور حقوق نسواں سے متعلق چیدہ چیدہ اصلاحات کے بعد 1943ء میں وراثت اور تین سال وصایا سے متعلق مسائل بالتفصیل مدون کیے گیے۔ سوڈان میں برطانوی دور میں شرعی عدالتوں سے متعلق ایک نیا قانون بنا تھا جس کے تحت ملک کے قاضی القضاۃ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ بوقت ضرورت فرمان جاری کر کے مقامی طور پر رائج مسلک حنفی کی جگہ فقہ کے کسی

دوسرے مذہب کو شرعی عدالتوں میں نافذ کر دے۔اس اہم اختیار کو وقتاً فوقتاً استعمال کر کے سوڈان میں بیشتر مصری عائلی اصلاحات کو اپنا لیا گیا۔بعض مصری اصلاحات کو حال ہی میں حکومت کویت نے بھی منظور کرلیا ہے۔لبنان، اردن اور شام میں 1917ء کا عثمانی ''قانون قرار حقوق عائلہ'' سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد باقی رہ گیا تھا، لبنان میں آج بھی نافذ ہے۔اردن میں اس کی جگہ 1951ء میں ایک نئے ملکی قانون (قانون العائلہ اردنی 1950ء) نے لے لی۔

شام میں شیخ علی الطنطاوی کے تعاون سے 1953ء میں ایک جامع قانون احوال شخصیہ نافذ کیا گیا۔تیونس میں شیخ محمد بخیت نے حکومت کو پوری مدد دے کر 1956ء میں مجلہ احوال شخصیہ کا نفاذ کرایا۔اس کے بعد تیونس میں کئی اہم عائلی قوانین جاری کیے گئے۔اور واقعہ یہ ہے کہ چھوٹا سا ملک قانونی اصلاحات وتدوین کے معاملے میں عرب ممالک میں اب تک سب سے آگے رہا۔مراکش میں 1958ء میں ''مدونہ'' کے عنوان سے زواج وطلاق اور وراثت و وصایا وغیرہ کے مسائل کی جامع تدوین کی گئی۔ایک سال بعد عراق میں بھی مذکورہ مسائل کو ایک مدون قانون کی شکل دی گئی۔الجزائر میں 1960ء کے منشور زواج وطلاق کے تحت کئی اہم اصلاحات عمل میں آئیں۔ان عرب ممالک کی فہرست میں جنہوں نے دیوانی، تجارتی اور عقوباتی قوانین کے علاوہ ''پرسنل لاء'' کی بھی اصلاح اور تدوین کی ہے تاریخی حساب سے آخری نام جنوبی یمن کا ہے جہاں 1972ء میں ایک نیا جامع قانون احوال شخصیہ نافذ ہوا ہے۔

قانونی انقلاب سے محفوظ عرب ممالک۔

آج عالم عربی میں سعودی اور شمالی یمن کے علاوہ قطر، عمان، بحرین اور متحدہ امارات وہ عرب ممالک ہیں جہاں قدیم قانونی مسائل کی اصلاح وتدوین کی طرف ابھی تک کوئی باقاعدہ قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ان ممالک میں نہ تو اب تک دیوانی، تجارتی اور عقوباتی قوانین مدون ہوئے ہیں اور نہ مسائل احوال شخصیہ میں کوئی نمایاں اصلاح کی گئی ہے۔سعودی عرب اور قطر میں سرکاری طور پر ''فقہ حنبلی'' کی پیروی کی جاتی ہے۔

1927ء میں حجاز مقدس میں حنبلی قانون کی تدوین کی ایک کوشش کی گئی تھی جو کامیاب نہ ہو

سکی۔شمالی یمن میں جہاں ''زیدی شیعہ فقہ'' غالب ہے قانون کو مدون کرنے کی کوشش ناکام رہی ہے سلطنت عمان میں رائج فقہ اباضی اسلام کے دیگر فقہی مذاہب سے خاصا مختلف ہے۔بحرین میں بھی ایک فقہی مذہب کے ماننے والوں کو غالب اکثریت حاصل نہیں۔اور یہی حال عرب امارات کا ہے۔ان تمام ملکوں اور خصوصا سعودی عرب میں سلطان یا امیر کو فرامین کے ذریعے ثانوی مسائل طے کرنے کا حق حاصل ہے۔اور حالیہ سالوں میں قانونی اہمیت کے کافی فرامین جاری بھی ہوئے ہیں جو کہ عموما تجارتی معاملات سے متعلق ہیں لیکن ان فرامین کا دیگر عرب ممالک میں ہونے والی قانونی اصلاحات وتدوین سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔

اصلاح وتدوین کے مختلف ماخذ۔

اوپر دیئے گئے خاکے سے دوخاص باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

اول یہ کہ تادم تحریر کسی عرب ملک نے ترکی کی طرح فقہ اسلامی سے یکسر چشم پوشی نہیں کی دوسرے یہ کہ قانونی مسائل مثلا نکاح وطلاق، وراثت ووصایا، ہبہ واوقاف کو (جنہیں پاک وہند میں ''پرسنل لاء'' کہتے ہیں) ہر عرب ملک میں سول کوڈ سے علیحدہ رکھا گیا ہے۔ان مسائل میں اصلاح و تدوین ضرور ہوئی ہے مگر انہیں عمومی سول کوڈ میں ضم نہیں کیا گیا ہے۔ساتھ ہی دیوانی، تجارتی اور عقوباتی قوانین میں کی جانے والے اصلاحات کے ماخذ سے پرسنل لاء کی ترمیم وتدوین کے ذرائع خاصے مختلف رہے ہیں۔

سلطنت عثمانیہ کا ''مجلّہ احکام عدلیہ'' غالب حد تک فقہ حنفی سے ماخوذ کیا گیا تھا۔مگر عرب ممالک میں اس جگہ لینے والے مدنی قوانین کے بارے میں یہ بات نہیں کہی جاسکتی مصری سول کوڈ 1948ء میں غالب عنصر فقہ اسلامی کا ضرور تھا مگر حنفی مسلک کا نہیں۔

سنہوری نے فقہ اسلامی کی حدود میں پائے جانے والے سب ہی مذاہب سے استفادہ کیا اور اس کے علاوہ مصری عدالتی نظائر اور فرانسیسی اور اطالوی قوانین سے بھی مدد لی۔بہ الفاظ دیگر تقلید کی راہ چھوڑ کر تخییر کے طریقے کو اپنایا گیا بلکہ حسب ضرورت اجتہاد بھی کیا گیا اور اجتہاد کے تحت قیاس، حیل، عرف، عادۃ اور مصالح مرسلہ کا استعمال بھی جائز رکھا گیا۔شامی، عراقی اور کویتی سول کوڈ بھی اسی طرح

تیار ہوئے۔ الجزائر، تیونس اور مراکش کے نئے قوانین ان ملکوں میں فرانس کے طویل اقتدار کے باعث عرب ممالک کی بہ نسبت فرانسیسی قانون سے زیادہ متاثر ہوئے۔ عقوباتی قوانین مین اصلاح وترمیم کا دائرہ ایشیاء وافریقہ کے مذکورہ سب ہی مما لک میں دیوانی قوانین کے مقابلے میں کہیں زیادہ وسیع رہا۔ تقریباسب ہی قوانین عقوبات وجرائم قدیم فقہی مسائل سے کافی مختلف ہیں۔

لیکن جن مسائل کو ہم پرسنل لاء کے نام سے یاد کرتے ہیں ان میں ہونے والی جدید عرب اصلاحات کا عمومی انداز مختلف رہا ہے، اور ماخذ بھی، دیوانی اور عقوباتی قوانین کے برعکس یہاں جو اصلاحات نافذ کی گئی ہیں ان کے لیے بیرونی عناصر اور غیر اسلامی قوانین سے کوئی مدد نہیں لی گئی۔ ہاں کسی مخصوص امام یا فقیہ کی مکمل تقلید کا طریقہ چھوڑ کر جملہ فقہاء کی آراء سے استفادہ کر کے مفید ترین مسائل کا انتخاب ضرور کیا گیا۔

''تخییر'' اور ''تلقین'' کے اصول کام میں لا کر قانونی مسائل اور بدلے ہوئے سماجی اور معاشرتی حالات میں رابطہ پیدا کیا گیا۔ اس سلسلہ میں فقہ کے تمام مذاہب کی مساوات تسلیم کی گئی۔ اس کے علاوہ امام زہری ،اور ابن شبرمہ جیسے فراموش شدہ فقہاء کے اقوال سے بھی فائدہ اٹھایا گیا مزید برآن ابن تیمیہ، ابن قیم اور ابن قدامہ کے افکار فقہ سے تشریعی مواد کے ذریعے مسائل عائلی واحوال شخصیہ میں ضروری اصلاحات بھی نافذ ہوگئیں اور اکثر ملکوں میں انکی تدوین بھی ہوگئی۔

خاتمہ کلام

چنانچہ عرب ممالک میں قانونی انقلاب کامیاب رہا ہے لیکن یہ سب انہیں ملکوں میں ہوسکتا ہے جہاں کا دستور یا کم از کم مذہب اسلام ہو۔ کیونکہ قانون سازی بہرحال جدید دنیا میں حکومت اور عوام کے نمائندوں کا ہی کام ہے۔ غیر عرب ممالک اس راستے پر چل کر عالم عربی کی طرح قانونی انقلاب لا سکتے ہیں۔

جو دین عرب وعجم کا فرق مٹانے کے لئے آیا تھا۔ اس کے دامن میں صرف مسلم ممالک میں رہنے والی مسلمان اکثریتوں کو ہی نہیں بلکہ غیر اسلامی اور سیکولر ملکوں میں بسنے والی مسلمان اقلیتوں کو بھی نظام قانون کی ترقی وارتقاء کے معاملے میں مناسب ہدایت ضرور بالضرور ملیں گی۔

جس دین کے پیرو اس کے وطن ابتدائی میں نظام قانون کے سلسلے میں اس قدر امتیاز حاصل کر چکے ہیں۔اس کے نام لیواؤں کو دنیا کے کسی بھی دوسرے حصے میں اس معاملے میں ''غریب الغرباء'' بن کر نہیں رہنا چاہیے۔

نوٹ:۔ترکی کے انقلاب کے بعد عالم عربی میں قانونی اصلاحات کی تمام تر معلومات جناب محترم طاہر محمود کے مضمون ''دنیائے عرب میں قانونی اصلاحات'' سے ماخوذ ہیں۔یہ مضمون ''فکر اسلامی کی تشکیل جدید'' مرتبین ضیاء الحسن فاروقی، مشیر الحق، مطبوعہ جامعہ ملیہ دہلی 1978ء میں شائع کیا گیا۔

مسودہ اسلامی دستور

ادارہ تحقیقات اسلامی ازہر کی آٹھویں کانفرنس جو ذی القعدہ 1397ھ مطابق اکتوبر 1977ء میں قاہرہ میں منعقد ہوئی تھی۔اس میں یہ قرداد پاس کی گئی تھی کہ ازہر بالعموم اور ادارہ تحقیقات اسلامی بالخصوص ایک ایسا اسلامی دستور مرتب کرے جسے کسی بھی ایسی حکومت کی درخواست پر پیش کیا جا سکے جو شریعت اسلامیہ کو مکمل نظام زندگی کے طور پر اپنانا چاہتی ہو اور اس اسلامی دستور کو مرتب کرتے وقت جس قدر ممکن ہو مذاہب اسلامیہ کے متفق علیہ اصولوں پر اعتماد کیا جائے۔

بناء بریں اس وقت کے شیخ الازہر ڈاکٹر عبدالحلیم محمود رحمۃ اللہ علیہ صدر ادارہ تحقیقات اسلامی نے اعلیٰ سطح کی ایک کمیٹی تشکیل دی جس میں مجلس کے دستور ساز ممبران کے ساتھ اسلامی فقہ اور قانونی میدان میں کام کرنے والی چیدہ چیدہ شخصیات کو بھی شامل کیا گیا تا کہ یہ سب ملکر اس کام کو سرانجام دے سکیں۔اعلیٰ سطح کی کمیٹی نے ایک ذیلی کمیٹی کو یہ کام سونپ دیا تا کہ باہمی مشاورت اور بحث وتمحیص کے بعد اسلامی دستور کا مسودہ تیار کر کے اعلیٰ سطح کی کمیٹی کو پیش کرے۔

ذیلی کمیٹی کا ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ ہوتا رہا یہاں تک کہ اسلامی دستور کے مسودے کی تیاری کا کام مکمل ہو گیا اور اس نے اسے آخری شکل دے کر اعلیٰ سطح کی کمیٹی کو پیش کر دیا۔

یہ مسودہ حسب ذیل نو ابواب پر مشتمل ہے۔جن میں مجموعی کل ترانوے دفعات ہیں۔

باب اول	امت اسلامیہ	۴ دفعات
باب دوم	اسلامی معاشرے کے اصول	۱۳ دفعات

باب سوم	اسلامی معاشیات	۱۰دفعات
باب چہارم	اسلامی شخصی آزادیاں اور حقوق	۱۰دفعات
باب پنجم	امام (سربراہ مملکت)	۱۷دفعات
باب ششم	عدلیہ	۲۲دفعات
باب ہفتم	شوریٰ، نگرانی اور قانون سازی	۲دفعات
باب ہشتم	حکومت	۲دفعات
باب نہم	عمومی وقتی امور	۷دفعات

ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد نے اس مسودہ کو اردو زبان میں منتقل کر کے اپنے علمی ودینی مجلّہ فکرونظر میں شائع کیا۔ جس پر فاضل مترجم نے جو اظہار خیال کیا وہ پیش خدمت ہے۔

اسلامی دنیا میں مروجہ دساتیر پر اگر ایک نظر ڈالی جائے تو جہاں ہم انہیں غیر اسلامی کہنے میں متامل ہوتے ہیں وہاں ہمارے لیے انہیں اسلامی کہنا بھی مشکل ہوتا ہے یہ اسلامی دستور جو کہ ایک مسودہ کی شکل میں ہے۔ ایک تجویز کی حیثیت رکھتا ہے اسی لیے اسے پڑھنے کے بعد یہ ضرور محسوس ہوگا کہ اس میں مزید اضافہ کیا جا سکتا ہے مثلاً دستور کی تمہید یں اللہ تعالیٰ کے مقتدر اعلیٰ ہونے کا بیان، انسان کا بحیثیت نائب اس کام کو سرانجام دینا، امت اسلامیہ کے اسلامی دعوت کے میدان میں فرائض عالم اسلامی کا اتحاد اور اسلامی نقطہ نظر سے مسلم اور غیر مسلم ممالک سے خارجی معاملات وغیرہ وغیرہ اس کمی کے باوجود یہ اسلامی دستور قرآن وسنت کی روشنی میں مرتب کیا گیا۔ اس کو سامنے رکھ کر ہم اسلامی دنیا میں مروجہ دساتیر کا جائزہ لے سکتے ہیں کہ وہ کس حد تک اسلامی یا غیر اسلامی ہیں اور ان میں کہاں کہاں اصلاح کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی اہل تحقیق دوست اس مسودے کے مکمل ترجمہ کے پڑھنے کا متمنی ہو وہ مجلّہ ''فکرونظر'' اسلام آباد جلد نمبر 18 شمارہ نمبر 12 الف شعبان 1401ھ/ جون 1981ء، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات اسلامی ،بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد سے رجوع کرے۔

آخر میں راقم السطور جدید اسلامی فقہ کے مطالعہ کے شائقین سے گزارش کرتا ہے کہ اگر وہ جدید فکریات کی نہج میں فقہی امور کے مطالعہ کے ذوق رکھتے ہیں تو ''منہاج'' سہ ماہی دیال لنگو لائبریری

لاہور اور مجلّہ ''نظر و فکر'' اسلام آباد کی طرف رجوع کریں۔ اور اگر تمام اسلامی ممالک کے دساتیر پڑھنے کا ذوق ہو تو اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد نمبر 1/16، مطبوعہ دانشگاہ پنجاب لاہور کا مطالعہ مفید ہوگا۔

مصادر و مراجع

۱۔ فیملی لاء ریفارم دی مسلم ورلڈ، مصنف طاہر محمود، مطبوعہ بمبئی 1972ء یہ کتاب اسلامی قانون کے مختلف پہلوؤں پر محیط ہے۔ اپنے اندر معلومات کا ایک ذخیرہ رکھتی ہے۔ لہذا پڑھے لکھے طبقہ کے لیے مئولف کی یہ انگریزی کتاب بہت مفید ہے۔

۲۔ فکر اسلامی کی تشکیل جدید، مرتبین ضیاء الحسن فاروقی، مشیر الحق، مطبوعہ مکتبہ جامعہ ملیہ لیمیٹڈ دہلی 1978ء۔

۳۔ دنیاء عرب میں قانونی اصلاحات، طاہر محمود۔

مضمون نگار نے مختلف عرب ممالک میں ہونے والی قانونی اصلاحات کے انگریزی ترجمہ کا ذکر اپنی انگریزی کتاب ''فیملی لاء ریفارم دی مسلم ورلڈ'' کا کیا۔ اس اعتبار سے مذکورہ کتاب لائق مطالعہ ہے۔ اس کے ذریعے عرب ممالک میں قانونی اصلاحات کی مکمل تاریخ اور تفصیل بیان کی گئی ہے۔ قاری کو مکمل روئیداد اور اس کی تحقیق مل جاتی ہے۔

۴۔ فتاویٰ عالمگیری اور مجلۃ الاحکام العدلیہ پر ایک نظر، مئولفہ علامہ عبدالحکیم شرف قادری، بحوالہ علمی تحقیقی مجلّہ فقہ اسلامی کراچی، رجب 1426ھ/ اگست 2005ء جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 6 مطبوعہ کراچی۔

۵۔ مجلۃ الاحکام العدلیہ، مترجم عبدالقدوس، مطبوعہ علماء اکیڈمی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف پنجاب لاہور 1401ھ/ 1981ء۔

۶۔ اردو دائرہ معارف الاسلامیہ، جلد نمبر 1/16، مطبوعہ دانشگاہ پنجاب لاہور 1978ء

۷۔ ایضاً۔ جلد نمبر 18۔

عمدہ لکھائی .... بہترین چھپائی

مسودہ دیجئے .... کتاب لیجئے

جمیل برادرز

ناظم آباد نمبر 2 کراچی